بسم اللہ الرحمن الرحیم

قعدے میں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رو نہ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب اگر قعدے میں پاؤں کی انگلیوں کو عذر کی بنا پر یا پھر بغیر عذر ہی کے قبلہ رو نہ کریں، تو کیا اس صورت میں نماز ادا ہو جائے گی؟

جواب

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں امام صاحب کی نماز درست ادا ہو جائے گی، کیونکہ مرد کے لیے قعدے میں سیدھا پاؤں کھڑا کر کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا سنت ہے اور سنت کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی، لیکن بلاعذرِ شرعی سنت کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

درِ مختار میں ہے:

”(وبعد فراغه من سجدتي الركعة الثانية يفترش) الرجل (رجله اليسرى) فيجعلها بين أليتيه (ويجلس عليها وينصب رجله اليمنى ويوجه أصابعه) في المنصوبة (نحو القبلة) هو السنة في الفرض والنفل۔“

یعنی نمازی دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اپنا الٹا پاؤں بچھا کر اپنی دونوں سرین اُس پر رکھے اور اس پر بیٹھ جائے۔ اپنا سیدھا پاؤں کھڑا رکھے اور سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رو رکھے، نمازی کے لیے ایسا کرنا فرض اور نفل دونوں نمازوں میں سنت ہے۔

(في المنصوبة) کے تحت ردالمحتار میں ہے:

”أي الأصابع الكائنة في الرجل المنصوبة۔ قال في السراج: يعني رجله اليمنى لأن ما أمكنه أن يوجهه إلى القبلة فهو أولى۔اه۔ وصرح بأن المراد اليمنى في المفتاح والخلاصة والخزانة۔۔۔ (قوله هو السنة) فلو تربع أو تورك خالف السنة ط۔“

ترجمہ: ”یعنی کھڑے کیے ہوئے پاؤں کی انگلیاں۔ "سراج" میں فرمایا یعنی سیدھے پاؤں کی انگلیاں کیونکہ نمازی کو جس بات پر قدرت ہے وہ یہ ہے کہ اپنے سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رو کرے تو ایسا کرنا بہتر ہے، الخ۔ "مفتاح"، "خلاصہ" اور "خزانہ" میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ یہاں سیدھا پاؤں مراد ہے۔۔۔۔۔ (قولہ ہو السنۃ) شارح کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ نمازی اگر چار زانو بیٹھے یا پھر سرین کے بل بیٹھے تو اس صورت میں وہ خلافِ سنت کا مرتکب ہوگا "طحطاوی"۔“ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص265، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

بہار شریعت سننِ نماز میں ہے: ”(٦٧) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر، (٦٨) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (٦٩) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (٧٠) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا، یہ مرد کے لیے ہے۔“ (بہار شریعت، ج01، حصہ03، ص530، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سنن و مستحبات کے ترک پر نماز فاسد نہیں ہوتی اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے : "سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی ۔ "(بہار شریعت، ج01، حصہ04، ص709، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: NOR-13759

تاریخ اجراء : 19شوال المکرم 1446ھ/18اپریل2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net